اعتکاف

دلوں کے روگ کا منفرد کامیاب علاج

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

قلب کی اصلاح و استقامت اللہ کی طرف رغبت ہی دل کی بے کلی کو دور کر سکتی ہے کیونکہ خدائے بزرگ و برتر کی طرف میلان ہی دل کے روگ کا تنہا اور شافی علاج ہے اور چونکہ خورد و نوش میں زیادتی لوگوں سے بیکار ملنا جلنا، لغو گوئی اور زیادہ سونا ایسے افعال ہیں جن سے ''قلب'' کی پریشانی بڑھتی ہے اور تشتت و افتراق واقع ہوتا ہے۔ یہ چیزیں اللہ کے راستے میں آڑ بنتی یا اس میں ضعف و کجی پیدا کرتی ہیں اسی لیے پروردگار عزیز و رحیم نے بندوں پر اپنی رحمت کے باعث روزہ فرض کر دیا کہ کثرت خورد و نوش میں کمی ہو جائے اور قلب سے شہوانی اخلاط ہٹ جائیں جو اللہ کی طرف رغبت کرنے میں حارج ثابت ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں بندے پر خود اسی کی بھلائی، فائدے اور مصلحت کے لیے فرض کیں کہ وہ دنیا و آخرت میں ان سے متمتع ہو۔

نیز اعتکاف شروع فرمایا جو اصل مقصد ہے جس آدمی کا دل خود بخود خدا کی طرف راغب ہوتا ہے وہ اس پر بھروسہ کرتا ہے اور مخلوقات کی مصروفیت سے علیحدہ رہ کر صرف خدائے عزوجل کی (عبادت میں) مشغول ہو جاتا ہے۔ اس طرح کہ قلب گہوارہ افکار و آلام نہیں رہتا ذکر و محبت الٰہی کا نشیمن بن جاتا ہے، پھر یاد الٰہی کے سوا اور کوئی یاد باقی نہیں رہ جاتی بس یہی خیال رہتا ہے کہ خدا کی رضا اور قرب حاصل ہو چنانچہ وہ مخلوق کے بجائے اللہ تعالیٰ سے انس حاصل کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے اسی بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جس دن قبر میں وحشت ہوگی اور کوئی انیس نہ ہوگا اور نہ سامان فرحت ہوگا وہاں پر وہ اس کا انیس ہو گا۔

دراصل اعتکاف کا سب سے بڑا مقصود یہی ہے اور چونکہ یہ مقصد اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ اعتکاف روزے کے ساتھ ہو اسی لیے اعتکاف کو بھی رمضان کے آخری عشرہ میں شروع کیا گیا جو

روزے کے باقی تمام ایام سے افضل ہے۔

بغیر روزے کے اعتکاف

• نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول نہیں کہ آپ نے کبھی بھی افطار کی حالت میں اعتکاف کیا ہو بلکہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ روزے کے بغیر اعتکاف ہوتا ہی نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے بھی روزے کے ساتھ ساتھ ہی اعتکاف کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیشہ روزے کی حالت ہی میں اعتکاف کیا اسی لیے جس مسئلہ پر جمہور سلف قائم ہیں وہی ترجیح رکھتا ہے یعنی اعتکاف میں روزہ شرط ہے'' اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ بھی اسی مسلک کو ترجیح دیتے ہیں۔ البتہ نفلی اعتکاف میں روزہ شرط نہیں۔

رہا کلام تو امت پر لازم کیا گیا کہ زبان کو ہر اس بات سے روکے جس کا اخرت میں کچھ فائدہ نہیں اور کثرت نوم کے علاج کے لیے قیام اللیل مشروع ہوا جو بیکار جاگتے رہنے سے افضل ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہے۔ (قیام اللیل) معتدل قسم کی بیداری ہے جس میں قلب وجسم کو تقویت ملتی ہے۔ اور بندے کے ذاتی مصالح میں رکاوٹ بھی نہیں پیدا ہوتی پس ارباب ریاضت وسلوک کا مدار بھی یہی ارکان اربعہ ہیں۔ اس سے بڑھ کر خوش بخت کون ہے جو نبی کریم ﷺ کے طریقہ مسنونہ پر گامزن ہو اور غلو کرنے والوں یا از حد کاہلوں اور کمی کرنے والوں کے طریقہ پر نہ چلے اب ہم اعتکاف میں نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلالیا۔ ایک بار آپ نے اعتکاف چھوڑ بھی دیا لیکن شوال میں قضا ادا کرلی۔ ایک بار آپ ﷺ نے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرہ میں پھر آخری عشرہ میں۔ آپ ﷺ لیلۃ القدر تلاش کررہے تھے پھر معلوم ہوا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسی عشرہ میں اعتکاف پر مداومت فرمائی۔ یہاں تک کہ اللہ عز وجل سے جاملے۔

اعتکاف کے لیے آپ ﷺ خیمہ گاڑ دینے کا حکم فرماتے چنانچہ آپ کے لیے مسجد میں خیمہ گاڑ دیا جاتا جس میں آپ ﷺ اپنے خدائے رحیم وکریم کے ساتھ تنہائی اختیار کرتے جب آپ ﷺ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھتے پھر خیمہ لگانے کا حکم فرماتے چنانچہ خیمہ لگادیا جاتا۔

اور ایسا بھی ہوا کہ آپ ﷺ نے رمضان میں اعتکاف ترک کر دیا۔ اور شوال کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔ آپ ﷺ ہر سال دس دن تک اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے جس سال آپ کی رحلت ہوئی اس سال آپ ﷺ بیس دن اعتکاف بیٹھے اور ہر سال ایک بار حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے (دہراتے) لیکن اس سال دو مرتبہ دہرایا۔ آپ ﷺ بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو قرآن مجید سناتے اور اس سال دوبار سنایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے معمولات۔

جب آپ اعتکاف میں بیٹھتے تو اپنے خیمہ میں تنہا داخل ہو جاتے اور اعتکاف کی حالت میں انسانی ضرورت کے سوا گھر تشریف نہ لے جاتے آپ مسجد سے اپنا سر حضرت عائشہؓ کے حجرہ کی طرف باہر نکالتے تو وہ آپ ﷺ کا سر دھوتیں اور کنگی کرتیں اور آپ مسجد میں ہی تشریف فرما ہوتے او (ام المومنین) ایام سے ہوتیں۔ نیز بعض دوسری ازواج مطہراتؓ آپؐ کی زیارت کے لیے حاضر ہوتیں اور آپ ﷺ اعتکاف میں ہی ہوتے جب وہ واپس ہوتیں تو آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو جاتے۔ آپ ﷺ ان کو الوداع کہتے اور اسوقت رات ہوتی بہ حالت اعتکاف آپ اپنی ازواج مطہراتؓ میں سے کسی کے ساتھ مباشرت نہ فرماتے اور نہ بوس و کنار کرتے جب آپ اعتکاف میں بیٹھتے تو آپ ﷺ کا بستر بچھا دیا جاتا اور معتکف میں آپ کا بستر رکھ دیا جاتا اور جب آپ کسی ضرورت سے باہر تشریف لے جاتے اور کسی مریض کے پاس سے گزرتے تو اس سے کچھ نہ پوچھتے اور نہ دم کرتے ایک مرتبہ آپ ترکی قبہ میں معتکف ہوئے اور اوپر چٹائی ڈال دی یہ تمام باتیں اس لئے تھیں تا کہ اعتکاف کا اصل مقصد اور روح حاصل ہو بخلاف آج کل کے جہلاء کے کہ اپنی جائے اعتکاف دس آدمیوں کے برابر وسیع کر لیتے اور زائرین کے لیے مجلس بنا لیتے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ دنیا بھر کی باتیں کر ڈالتے ہیں یہ ایک الگ رنگ ہے لیکن نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف ایک الگ رنگ رکھتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے رنگ ہی میں رنگنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

اعتکاف کیسے کریں؟ اعتکاف کیا ہے؟

اعتکاف ایک قدیم عبادت ہے جو گزشتہ انبیاء کے دین میں بھی کی جاتی تھی یا یوں کہیے کہ اعتکاف عبادت کا ایک ایسا طریقہ ہے جو ہزاروں برس پہلے سے مروج ہے اور گزشتہ پیغمبروں کے دور میں بھی رائج تھا۔

دیکھئے قرآن کریم اس پر گواہ ہے۔

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۲۵ میں ہے۔

وعهدنا الىٰ ابراهيم واسماعيل انْ طهّر بيتى للطّائفين والعٰكفين والرّكّع السجود۔

یعنی ''اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم واسماعیل کو کہ میرا گھر خوب صاف ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں کیلیے ''

تو گویا معلوم ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں بھی اعتکاف کا طریقہ عبادت پایا جاتا تھا جبھی تو اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ میرے گھر یعنی کعبہ معظم کو طواف اعتکاف اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھیں۔

اعتکاف کے لغوی معنی

عکوف اور اعتکاف کے معنی لغت میں کسی چیز پر اقامت کرنے اور ٹھہرنے کے ہیں۲۔

اس معنی کے اعتبار سے مفہوم یہ ہوگا کہ کسی بھی چیز کے پاس تعظیم کی نیت سے اپنے آپ کو روک کر ایک خاص وقت یا مدت تک اپنے آپ کو اس کا پابند کر لینا۔ قرآن کریم سے اس معنی کی تائید ہوتی ہے۔

فاتوا علی قوم یعكفون علىٰ اصنام لّهو ...."

''وہ ایک ایسی قوم کے ہاں پہنچے جو اپنے بتوں کے گرد تعظیم سے بیٹھی ہوئی تھی چنانچہ یہ بات واضح ہوگئی کہ اعتکاف کے معنی کسی چیز کے پاس تعظیم کی نیت سے بیٹھنا ہے۔

خلوت نشینی

خلوت اور اعتکاف میں یک گونہ مماثلت پائی جاتی ہے خلوت نشینی جو قدیم زمانہ سے تقریباً ہر مذہب میں چلی آتی ہے وہ بھی اعتکاف ہی کی ایک صورت ہے کہ اس کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ تمام امور سے قطع تعلق کر کے خاص ایک ہی مقصد کی خاطر جو پیش نظر ہو اپنے آپ کو ایک خاص مدت تک ایک جگہ پابند کر لیا جائے ۔ اور وہ مدت مقررہ پوری ہونے پر ہی اس جگہ اور ان پابندیوں کو ترک کیا جائے خلوت نشینی کے سلسلے میں عوارف المعارف میں شیخ ظاہر بن ابوالفضل کے حوالہ سے شیخ ابوتمیم مغربی کا یہ قول منقول ہے کہ "شخص خلوت کو جلوت پر ترجیح دے یعنی خلوت اختیار کرنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ذکر الٰہی کے علاوہ تمام افکار سے خالی ہو جائے اور اپنے رب کی مراد کے سوا تمام مرادوں کو ترک کر دے اور نفس اک ظاہری اسباب سے کوئی تعلق نہ ہو اگر اس کی خلوت نشینی ان اوصاف سے متصف نہیں ہے تو پھر اس کو یہ خلوت یا تو کسی بلا میں مبتلا کرے گی یا کسی فتنہ میں ڈال دے گی ۔۔۔۔۔۳

اعتکاف اور انبیاء کرام علیہم السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں اعتکاف کے تصور کے بارے میں ہم پہلے وضاحت کر آئے ہیں ان کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اعتکاف کیا۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۵۱ میں اس طرح ہے

"واذ وعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ"

کہ اور جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا

چنانچہ مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۴۰ راتوں تک کوہ طور پر چلہ کش رہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو تورات عطاء کی ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں مفسرین نے کہا کہ ان سے ایک معمولی سی بے اعتنائی ہوئی تو وہ چالیس روز تک سجدہ ریز رہے ۔ اور بارگاہ الٰہی سے معافی پائی ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اعلان نبوت سے قبل طویل چلہ کشی یا اعتکاف کیا تب آپ کو قرآن کریم عطاء ہوا چنانچہ کتب تاریخ وسیرت اس پر گواہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے قبل غار

حراء میں تشریف لے جاتے اور کئی کئی روز تک محو عبادت رہتے چنانچہ شبلی نعمانی سیرت النبی میں لکھتے ہیں۔

مکہ معظمہ سے تین میل پر ایک غار تھا جس کو حرا کہتے ہیں۔آپؐ مہینوں وہاں جا کر قیام فرماتے اور مراقبہ کرتے۔۔۴۔

معارف الحدیث میں مولانا منظور نعمانی رقمطراز ہیں۔

''نزول قرآن سے پہلے رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارکہ میں سب سے یکسو اور الگ ہو کر تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر وفکر کا جو بے تابانہ جذبہ پیدا ہوا تھا جس کے نتیجہ میں آپ مسلسل کئی مہینے غار حراء میں خلوت گزینی کرتے رہے۔یہ گویا آپ کا پہلا اعتکاف تھا۔۵

اگر چہ یہ چلہ کشی یا اعتکاف جس کا تذکرہ اوپر ہوا ہے موجودہ اعتکاف سے ذرا مختلف نوعیت کے تھے تاہم ان میں بھی غرض وغایت دنای سے الگ تھلگ رہ کر مراقبہ کرنا اور متوجہ الی اللہ ہونا ہی تھا صوفیائے کرام کے ہاں بھی چلہ کشی کا سلسلہ دراصل تزکیہ نفس کی غرض سے ہے اور یہ بھی اعتکاف کی ہی ایک صورت ہے۔

اعتکاف کی تعریف یا شرعی معنی

''شریعت میں اعتکاف کے معنی ہیں ''بعض شروط کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا''۔۶۔

''تفسیر قرطبی میں ہے۔۷۔خاص جگہ اور خاص شرائط کے تحت مسجد میں رکنا اعتکاف ہے''

تفسیر روح البیان میں ہے''اعتکاف شریعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے تقرب کیلیے مسجد میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور یہ شرائع قدیمہ سے ہے۔۔۸

تفسیر مظہری میں ہے'' اصلاح اہل شرع میں اعتکاف مسجد میں نیت کیساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر ٹھہرنے اور اقامت کرنے کو کہتے ہیں۔۹۔

فتاویٰ عالمگیری میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے۔''نیت اعتکاف کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا''

مندرجہ بالا اقوال کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ اعتکاف مکمل یکسوئی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا ایک طریقہ ہے۔آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس طریقہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح عمل کیا۔

صحیحین میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ رمضان المبارک کے اخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔۱۰۔

جامع ترمذی مین ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے ایک سال آپ اعتکاف نہ کر سکے تو اگلے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ رمضان میں اعتکاف نبی اکرم صل اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے چونکہ جامع ترمذی کی حدیث میں ہے کہ ایک سال اعتکاف نہ کر سکنے کی بناء پر آئیندہ سال اس کی قضاء کے طور پر آپ ﷺ نے بیس روز اکا اعتکاف کیا تا کہ دس دن اس سال کے اور دس دن گزشتہ سال کے قائم مقام ہو جائیں چنانچہ آپؐ کے اس عمل کی بناء پر اعتکاف رمضان ''سنت موکدہ قرار پایا۔

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اعتکاف واجب۔ ۲۔ اعتکاف مسنون۔ ۳۔ اعتکاف نفل

۱۔ اعتکاف واجب

اعتکاف واجب یہ ہے کہ کوئی شخص نذر یا منت مانے اور یوں کہے کہ میں اللہ کی رضا کی خاطر ایک دن یا ایک ماہ اعتکاف کروں گا۔ (اسے فقہاء کی اصطلاح میں نظر مطلق کہتے ہیں) یا یوں کہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا یا فلاں مراد پوری ہوگئی یا فلاں بیمار تندرست ہو گیا تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا (اسے فقہاء کی اصطلاح میں نذر مقید کہتے ہیں)۔

اس سے نذر یا منت ماننے کی صورت میں اعتکاف کرنا واجب ہو جاتا ہے اور یہ اعتکاف رمضان میں نہیں بلکہ کسی اور ماہ میں کیا جائے اور اس میں روزہ رکھنا بھی لازمی شرط ہے۔

۲۔ اعتکاف مسنون

رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف، اعتکاف مسنون کہلاتا ہے اور یہ سنت موکدہ علی الکفایہ

ہے۔ کہ اگر پوری آبادی میں سے کسی نے بھی نہ کیا تو سب ترک سنت کی وجہ سے گناہگار ہوں گے اس کے تفصیلی احکامات اگلے صفحات میں ملاحظہ کیجئے۔

۳۔ اعتکاف نفل

اعتکاف نفل انسان جب چاہے اور جتنی مدت کا چاہے کرسکتا ہے اور اس میں روزہ رکھنا بھی ضروری نہیں۔

اعتکاف کے فضائل وفوائد

اعتکاف افضل اعمال میں سے ایک ہے جب کہ یہ خالص اللہ کی رضا طلبی کی خاطر نیک نیتی سے کیا جائے۔ حضرت عطاء ابن ابی رباحؒ فرماتے ہیں کہ معتکف اس شخص کی طرح ہے جسے کسی سے کوئی کام ہو اور وہ جا کر اس کے دروازے پر بیٹھ جائے اور یہ کہے کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک کہ میرا کام پورا نہ ہو۔

اسی طرح معتکف بھی اللہ تعالیٰ کے گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ اے رب العالمین میں تیرے دروازے سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک میرے گناہ بخش نہ دیئے جائیں گویا اعتکاف میں اللہ کا بندہ سب سے کٹ کر اور سب سے ہٹ کر اپنے مالک ومولیٰ کے آستانے پر بلکہ اس کے قدموں میں پڑ جاتا ہے۔ اس کو یاد کرتا ہے اسی دھیان میں رہتا ہے اس کی تسبیح وتقدیس کرتا ہے اس کے حضور توبہ واستغفار کرتا ہے اپنے گناہوں او قصوروں پر روتا ہے اور اپنے رحیم وکریم مالک سے رحمت ومغفرت مانگتا ہے اور اس کی رضا اور قرب چاہتا ہے اسی حال میں اس کے دن کٹتے ہیں اور اسی حال میں اس کی راتیں۔

معتکف کے بارے میں ممکن ہے یہ کہا جائے کہ وہ اعتکاف کی بدولت بے شمار نیکیاں سمیٹتا اور ہزاروں نعمتیں اکٹھی کرتا ہے لیکن وہ بعض بڑے بڑے نیکی کے کاموں سے تو محروم رہتا ہے مثلاً یہ کہ وہ نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوسکتا۔ وہ بیمار کی عیادت نہیں کرسکتا، جنازہ کے ساتھ قبرستان نہیں جاسکتا جبکہ جنازہ کے ساتھ قبرستان جانے سے ایک ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ معتکف کو یہ رعایت (Benefit) حاصل ہے کہ وہ اس قسم کے بڑے بڑے نیکی کے کام اعتکاف کی وجہ سے نہ کرسکنے کی بنا پر اعتکاف میں رہتے ہوئے ایسے تمام کاموں

کا بیٹھے بٹھائے ثواب حاصل کر لیتا ہے۔ ثبوت کے طور پر ہم سنن ابن ماجہ کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کا نیکیوں کا حساب تمام نیکیاں کرنے والے بندے کی طرح جاری رہتا ہے۔۔۱۲۔

حضرت امام حسین سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی رضا کے واسطے ایک دن کا بھی اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتا ہے جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔۱۴۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کا کتنا اجر و ثواب اور کس قدر فضیلت ہے علاوہ ازیں اعتکاف کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ مثلاً

۱۔ لوگوں سے کنارہ کشی اور خلوت میں رہنے کے سبب انسان بہت سی غلط کاریوں سے بچ جاتا ہے۔

۲۔ اعتکاف کی بدولت نفس کشی نصیب ہوتی ہے۔

۳۔ دنیا سے الگ تھلگ رہتا ہے۔

۴۔ اعتکاف کی بدولت اللہ تعالیٰ کا قرب خاص حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ جفاکشی کی تربیت ملتی ہے۔

اعتکاف کے احکامات و مسائل

شرائط ۱۔ پہلی شرط مسلمان ہونا اور عاقل ہونا ہے۔ جبکہ بالغ ہونا شرط نہیں چنانچہ سمجھدار بچے کا اعتکاف کرنا صحیح ہے۔

۲۔ جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا ہے۔

۳۔ تیسری شرط روزہ ہے کہ اعتکاف واجب واعتکاف مسنون میں روزہ شرط ہے جبکہ اعتکاف نفل میں روزہ شرط نہیں ہے۔

۴۔ اعتکاف کی شرائط میں سے چوتھی شرط ہے ''نیت کرنا'' اگر کوئی بلانیت اعتکاف کرے گا تو اس کا اعتکاف جائز نہیں ہوگا۔

۵۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ اعتکاف مسجد جماعت میں کیا جائے مسجد جماعت سے مراد ایسی مسجد ہے جہاں اذان واقامت نہ ہوتی ہو تو اعتکاف جائز ہوگا تاہم خواتین اپنے گھر پر ہی اعتکاف کریں گی۔ اور اگر گھر میں ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں عموماً نماز پڑھی جاتی ہے ان کا گھر میں اعتکاف کرنا ایسا ہی ہو گا جیسا کہ مردوں کا مسجد میں اعتکاف کرنا۔[۲]

۶۔ چھٹی شرط شادی شدہ عورت کیلیے اپنے شوہر سے اعتکاف کی اجازت لینا ہے شوہر کو اختیار ہے کہ وہ چاہے تو اجازت دے اور چاہے تو منع کر دے۔ لیکن اگر اس نے اجازت دی تو پھر اسے منع کرنے کا اختیار نہیں۔

اعتکاف کے لیے افضل جگہ

اعتکاف کے لیے سب سے افضل جگہ مسجد الحرام ہے دوسرے نمبر مسجد نبوی ﷺ اور تیسرے نمبر مسجد اقصیٰ اس کے بعد ایسی مسجد جہاں جماعت بڑی ہوتی ہو پھر محلہ کی بڑی مسجد جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہو تاہم خواتین کے لیے گھر میں ہی اعتکاف کرنا افضل ہے۔

شرعاً مسجد کسے کہتے ہیں۔

اعتکاف کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اعتکاف مسجد میں کیا جائے تو جاننا چاہیے کہ شرعاً مسجد کسے کہتے ہیں۔ مسجد سے عموماً وہ پورا ایریا مراد لیا جاتا ہے جو مسجد کی باؤنڈری کے اندر ہوتا ہے لیکن شرعاً مسجد کی باؤنڈری کے اندر کو پورا حصہ مسجد ہونا ضروری نہیں بلکہ شرعاً مسجد صرف اس حصے کو کہیں گے جو مسجد بنانے والوں نے نماز کے لیے مختص کیا ہو اور اسے مسجد قرار دیا ہو۔

بعض بلکہ اکثر مساجد میں بچوں کے پڑھنے پڑھانے کے لیے ایک الگ جگہ مخصوص کر دی جاتی ہے لیکن نماز جمعہ اور عیدین کے موقعوں پر بارش کی صورت میں وہیں نماز بھی پڑھی جاتی ہے تو ایسی جگہ اگر بنانے والوں نے مسجد قرار دی ہو تو وہ مسجد ہے ورنہ نہیں۔

اسی طرح وضو خانے بھی عموماً مسجدوں کی چار دیواری کے اندر ہی ہوتے ہیں لیکن ان وضوخانوں کو شرعاً مسجد نہیں کہا جائے گا۔

طہارت خانے بھی مسجد کی باؤنڈری کے اندر ہی ہوتے ہیں جبکہ شرعاً نہیں بھی مسجد کا حصہ نہیں کہا جا سکتا۔

بعض مساجد ک اندر ہی مسجد کا سامان چٹایاں شامیانے وغیرہ رکھنے کے لیے اسٹور بنے ہوتے ہیں اگرچہ یہ مسجد کی باؤنڈری کے اندر ہیں مگر شرعاً یہ مسجد میں شامل نہیں ہیں۔

چنانچہ ایسی تمام جگہوں پر اعتکاف میں بلا عذر جانا ممنوع ہے۔ اگر جائیں گے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف مسنون کی مدت اور وقت آغاز

بیسویں رمضان کی عصر سے اعتکاف مسنون کا آغاز کیا جائے اور وہ اس طرح کہ اس روز (یعنی بیس رمضان کو) عصر کی نماز ادا کر کے مسجد ہی میں رک جائے اور پھر چاند نظر آنے تک یعنی ۲۹ یا ۳۰ رمضان کی مغرب تک وہیں قیام کرے۔

اعتکاف مسنون کی مدت ۲۰ رمضان کی عصر سے ۳۰ رمضان چاند نظر آنے تک ہے گویا ۹ یا ۱۰ دن جب کہ اعتکاف واجب کی مدت کم از کم ایک دن ایک رات ہے تاہم اعتکاف نفل کی مدت مقرر نہیں۔ایک گھڑی کا بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ کا بھی۔

اعتکاف نفل انسان جب چاہے کر سکتا ہے بلکہ جب بھی مسجد آئے اور دایاں پاؤں اندر رکھتے ہوئے یہ کہہ لے "میں نے اعتکاف کی نیت کی" تو جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب ملتا پائے گا ۔[۳]

اعتکاف میں کیا کیا جائے۔

اعتکاف میں قرآن حکیم کی تلاوت احادیث سیرت النبیؐ سیرت صحابہ کا مطالعہ، ذکر انبیاء، تذکرہ صالحین اور ذکر وافکار میں اپنا زیادہ وقت صرف کرے نوافل مسنونہ کی پابندی کی کوشش کرے جیسے نوافل چاشت، اشراق، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ تسبیح وغیرہ۔

علاوہ ازیں تسبیح وتحمید اور درود شریف کی کثرت کرے۔

مفسدات اعتکاف

ایسے امور جن سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

مسجد سے نکلنا:۔ معتکف کو چاہیے کہ وہ رات یا دن کے کسی حصہ میں بھی ذرا سی دیر کے لیے بھی بلا عذر مسجد سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگ بلا عذر ایک گھڑی کو بھی جان بوجھ کر یا بھول کر نکلے گا تو اسکا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

معتکف کے مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں۔ ایک حاجت طبعی کہ جو مسجد میں پوری نہیں کی جا سکتی جیسے پیشاب، پاخانہ، استنجا، وضو اور غسل واجب ہو تو غسل اور دوسری حاجت شرعی جیسے جمعہ کی نماز کے لیے جانا یا اذان کہنے کے لیے مینار پر (جانے کی ضرورت ہو تو جانا جبکہ مینار پر جانے کا راستہ مسجد سے باہر ہو۔

نماز جمعہ کے لیے اعتکاف سے نکل کر جانے کی اجازت اس صورت میں ہے جب کہ وہ ایسی مسجد میں اعتکاف کر رہا ہو جہاں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو اور اگر وہیں نماز جمعہ ہوتی ہو تو پھر دوسری مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے جانا عذر نہ ہوگا۔

نماز جنازہ میں شرکت کے لیے مسجد سے نکلنے پر اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ اگر چہ اس کے سوا دوسرا کوئی جنازہ پڑھانے والا نہ ہو۔

ڈوبتے کو بچانے اور آگ میں جلتے ہوئے کو بچانے کیلیے نکلے تب بھی اعتکاف فاسد ہو جائے گا اگر بیماری کے عذر سے ایک گھڑی کے لیے نکلے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

اعتکاف کے دوران جماع اور اس کے لوازمات مثلاً بوس وکنار، مساس، چھیڑ چھاڑ وغیرہ سب حرام ہیں ان سے بھی اعتکاف فاسد وہ جاتا ہے۔ البتہ لوازمات جماع سے انزال نہ ہو تو اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔

بے ہوشی اور جنون اگر اس قدر طویل ہو جائے کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا کسی شرعی ضرورت سے مسجد سے باہر نکلے اور پھر بلاضرورت شرعی ذرا سی دیر کو بھی مسجد سے باہر رکے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ مثلاً بعض لوگ پیشاب وغیرہ کے لیے باہر نکلتے ہیں لیکن لیٹرین میں جا کر سگریٹ پیتے ہیں یا نسوار کھانے میں وقت گزارتے ہیں ایسے ہی وضو بنانے لگتے ہیں تو وضو خانے میں بیٹھ کر منجن برش ٹوتھ پیسٹ کرتے رہتے ہیں یا وضو کے بعد وہیں کھڑے کھڑے کنگھی یا تولیہ استعمال کرتے ہیں ایسا نہ کرنا چاہیے کہ یہ کام نہ تو ضرورت شرعی ہیں اور نہ ضرورت طبعی البتہ مسواک کرنے کی اجازت ہے اور وہ بھی مختصر وقت میں۔

دوران اعتکاف نہانے (غسل) کا مسئلہ

اعتکاف کے دوران اگر نہانے کی شرعی ضرورت پیش آجائے تو غسل کرنا واجب ہے اور غسل واجب ہونے کی صورت میں مسجد سے فوراً نکل جانا چاہیے اور غسل کر لینا چاہیے کیونکہ ناپاکی (جنابت کی) حالت میں مسجد میں ٹھہرنا یا داخل ہونا حرام ہے اب ایسی صورت میں جب کہ مسجد کے اندر ہی احتلام ہو گیا تو مسجد سے نکلنے کے لیے وہیں اپنی جگہ پر ہی تیمّم کی نیت کر کے دیوار یا فرش سے تیمّم کر لیا جائے اور پھر باہر آ کر غسل کیا جائے اگر ایسی کوئی صورت ممکن ہو کہ مسجد کے اندر کسی بڑے برتن ٹب وغیرہ میں اس طرح سے غسل کرنا ممکن ہو کہ پانی کی چھینٹیں مسجد میں نہیں گریں گی تو مسجد کے اندر غسل کیا جائے۔

بعض حضرات عموماً سوال کرتے ہیں کہ گرمیوں کے موسم میں دس دن بغیر غسل کے گزارنا انتہائی دشوار ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ ہماری تو ہر روز نہانے کی عادت ہے اس لیے ہم دس روز تک بغیر نہائے کیسے گزارہ کریں؟ اور خاص طور پر گرمی کے موسم میں تو بدن پسینہ سے بھیگ جاتا ہے جس کی بدبو سے بہت برا حال ہونے لگتا ہے۔ اس صورت میں کیا یہ ممکن ہے کہ ذرا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئیے ہم غسل کر لیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال ایسا ہی جیسے کوئی شخص گرمیوں کے دن بہت لمبے ہوتے ہیں اور ان دنوں میں پیاس سے برا حال ہونے لگتا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ایسی سخت گرمی اور شدید پیاس کی حالت میں ہم پیاس کی شدت کو کم کرنے کے لیے روزے میں ایک دو گھونٹ پانی پی لیا کریں؟

جس طرح روزے کی حقیقت یہ ہے کہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے سے اور

جنسی عمل سے رکا جائے اسی طرح اعتکاف مسنون کی حقیقت یہ ہے کہ دس دن تک مسجد میں قیام کیا جائے اور اپنے آپ کو مسجد تک ہی محدود رکھا جائے اور بغیر حاجت طبعی وشرعی کے مسجد سے نہ نکلا جائے۔اور جس طرح روزے میں ایک گھونٹ پانی پی لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔اسی طرح اعتکاف میں ایک بار بھی بغیر حاجت طبعی یا ضرورت شرعی کے نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والے نے اعتکاف کی پابندیاں خود اپنے آپ پر لاگو کی ہیں یعنی اگر اس نے منت مانی اور وہ اس منت کی وجہ سے اعتکاف واجب کر رہا ہے تو اس نے خود اپنے آپ کو پابند کیا اللہ نے اسے مجبور تو نہیں کیا کسی نے اسے زبردستی تو اعتکاف میں بٹھایا نہیں اگر اعتکاف میں بیٹھنا اور ان پابندیوں کو نبھانا اتنا ہی دشوار تھا تو اسے اعتکاف کرنے سے قبل اچھی طرح سوچ لینا چاہیے تھا کہ وہ جس عبادت کا شوق کر رہا ہے وہ اسے تمام اور مکمل پابندیوں کے ساتھ ادا کر پائے گا یا نہیں؟

بعض لوگ غسل جمعہ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ غسل جمعہ مسنون ہے۔اعتکاف میں اگر غسل جمعہ کر لیا جائے تو کیا حرج ہے؟ کہ اس سے ایک سنت پر عمل کرنے کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے گی اور نظافت بھی اس کا جواب یوں ہے کہ غسل جمعہ سنت ضرور ہے مگر معتکف کے لیے نہیں۔کیونکہ نبی اکرم ﷺ ہر سال اعتکاف فرمایا کرتے تھے آپ ﷺ نے بیس دن اور پورے ماہ کا بھی اعتکاف فرمایا مگر احادیث سے کوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا کہ آپ ﷺ نے اس دوران کبھی غسل جمعہ کیا ہو۔ہاں البتہ صرف اتنا ذکر ہے کہ مسجد میں بیٹھے بیٹھے آپ اپنا سر مبارک حجرہ کی طرف کر دیتے اور حضرت عائشہؓ اپنے حجرے میں رہتے ہوئے اندر ہی سے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتیں۔۱۶

ایسے امور جن سے اعتکاف میں بچنا ضروری ہے۔

فحش باتیں، جھوٹ بازی، کسی پر طنز کرنا یا کسی کا مذاق اڑانا، بلاوجہ و ناحق لڑنا جھگڑنا، کسی کا دل دکھانا، حسد کرنا، گانا باجا سننا یا گانا، گالی گلوچ اور شیوہ بنانا یہ سب امور ویسے ہی حرام ہیں لیکن اعتکاف میں بطور خاص ان سے بچنا چاہیے۔